رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۶۴

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر و پروپرائٹر

فاروق

خلافت راشدہ کا ترجمان

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۴-۳۱-مئی سنہ ۱۹۱۷ء | نمبر ۲۲-۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

دارالامان حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اچھی ہے درس ہوتا ہے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا مع جمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ کے خاندان کے تمام ممبر بخیریت ہیں۔ عالیجناب قبلہ نواب صاحب مع اہل بیت خیریت سے ہیں۔ مکرمی حافظ روشن علیصاحب تبلیغی دورہ راولپنڈی بنوں کی طرف گئے ہیں اور آپکے ساتھ پیر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل ہیں۔

مبارکباد اخی المعظم مولوی سید اختر علیصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جمال پور کے بڑے صاحبزادہ میاں محمد عیسیٰ صاحب کا نکاح حکیم غلام غوث صاحب امرتسری کی دختر نیک اختر سے چار ہزار مہر پر دارالامان میں ہوا۔ خطبہ نکاح حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے پڑھا اس مبارک شادی کی مبارکباد ہم مولوی اختر علی صاحب اور انکے برادر مکرم مولوی محمد صاحب ایم۔ اے اور برادر حقیقی مولوی نور الحسن صاحب اور اہل بیت مولوی سید اختر علیصاحب کیخدمت میں عرض کرتے ہیں اللہ تعالےٰ اس شادی کو جانبین کے لیئے نہایت ہی فضل و برکت کا مورد بنادے آمین۔ ایسا ہی دوسری دختر حکیم صاحب کا نکاح میاں نبی بخش صاحب امرتسری سوداگر شال کے بیٹے میاں صاحب سے دو ہزار مہر پر ہوا حکیم صاحب بڑے خوش نصیب احمدی ہیں جنکو معزز اور قابل قدر داماد ملے۔ ہم میاں نبی بخش صاحب اور حکیم صاحب کو بھی مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

قاضی صاحب اکمل آف گولیکی جو آخر ہفتہ مئی میں اپنے والد بزرگوار کی علالت کی خبر سنکر بیمار پرسی کو اپنے وطن مالوف تشریف لیگئے تھے الحمد للہ کہ آپکے والد صاحب کی صحت اچھی ہے مگر بتقاضائے کمزوری جسمانی اکمل صاحب اس سفر میں علیل ہو گئے گو اب صحتیاب ہو چکے ہیں مگر طبعی کمزوری کے علاوہ ہنوز عارضی ضعف بیماری باقی ہے اور آپ بخیریت صحیح و سالم ۹-جون کو واپس دارالامان میں تشریف لے آئے۔

فاروق دیر سے نکلا خاکسار ایڈیٹر فاروق بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ۱۷-مئی ۱۹۱۷ء کا اخبار ۲۲ شائع کرکے سیالکوٹ کے جلسہ سالانہ پر چلا گیا تھا۔ جسکی رپورٹ اس پرچہ میں ہدیۂ ناظرین کیگئی ہے۔ وہاں سے ۲۹-مئی کو واپس آیا۔ دارالامان پہنچکر معلوم ہوا کہ کاتب فاروق بھی بتقریب شادی اپنے گھر تشریف لے گئے ہیں۔ اور مشین مین بصرہ ملازم ہو کر چلے گئے جنکے جانیسے پریس بند ہو گیا۔ قادیان میں صرف دو کاتب موجود ہیں جنکے پاس الفضل ہفتہ میں دوبار اور رسالہ ریویو اردو اور تشحیذ الاذہان لکھنے مشکل ہیں بڑی منت سماجت سے یہ پرچہ فاروق کا بمشکل ایک کاتب صاحب سے تھوڑا تھوڑا کرکے لکھوایا گیا مگر مگر مشین کے بند ہونے سے چھپنے میں توقف ہوا۔ اب جاکر مشین جاری ہوئی تو اخبار شائع ہوا ہے۔ یہ ایک

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر ایم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسی عارضی مجبوری پیش آگئی جو خاکسار ایڈیٹر فاروق کی طاقت سے باہر تھی۔ ورنہ اشاعت اخبار میں دیر نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آئندہ اشاعت اخبار میں روک نہ ڈالے۔ آمین۔ کاتب ابھی تک واپس نہیں آیا۔ خدا رحم کرے۔ ناظرین فاروق سے معافی چاہتا ہوں کہ وہ اس مجبوری پر نظر فرما کر جس کا قادیان جیسے مقام میں دور کرنا مشکل تر ہے معاف فرمادیں ؛

مجربات نوردین

یہ ایک طبی علمی ذخیرہ ہے حضرت خلیفۃ اوّل نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کی مجربات کا تین جلدوں میں مکرمی مفتی فضل الرحمن صاحب ایڈیٹر طبیب حاذق نے اول مرتبہ طبع کرایا تھا مگر غلطی کتابت بوجہ عجلت اسمیں بہت ہوگئی تھی۔ بایں ہمہ وہ سب ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اب مفتی صاحب سلمہ کا ارادہ ہے کہ بعد نظر ثانی نہایت عمدہ لکھائی وچھپائی وکاغذ سے مزین کرکے پوری صحت و اہتمام کے ساتھ اس علمی خزانہ کو جن کا ایک ایک نسخہ نایاب اور مفید عام وخاص ہے محفوظ کیا جائے۔ جس طبیب کے یہ مجربات ہیں وہ طبی وعلمی وعملی قابلیت کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ اس کا ایک نسخہ بھی ضائع نہ ہو اور مخلوق کی نفع رسانی کے واسطے پریس کی حفاظت میں آجائے۔ مگر آجکل کی گرانی کاغذ واخراجات طبع مفتی صاحب کو اسکی تکمیل سے کسیقدر مانع ہیں۔ بعض احباب کی رائے ہے کہ اگر پانچ پانچ روپیہ بطور پیشگی دو صد خریدار بھیجدیں تو یہ مکمل کتاب طبع کرائی جائے۔ اور اصلی قیمت پر ان دو صد خریداروں کو دی جائے جو باقی قیمت پانچ روپیہ میں سے انکی رہے وہ واپس دیجائے اور بعض احباب کی یہ تجویز ہے کہ کوئی ایک یا دو شخص مفتی صاحب کے شریک ہوکر اپنے روپیہ سے مجموعہ نایاب کو چھپوالیں اور فروخت کتاب سے اپنا روپیہ بمع منافع واپس لے لیں۔ میرا اپنا خیال یہ ہے کہ دوسری تجویز آسان اور مفید ہے اگر احمدی احباب میں سے دو یا ایک بزرگ ملکر پانسو روپیہ خرچ کرکے اس مجموعہ کو بمشورہ و شراکت مفتی صاحب طبع کرالیں تو نہایت نفع رساں اور مفید کام ہے۔ اسکے متعلق تمام خط وکتابت مکرمی حکیم مفتی فضل الرحمن صاحب کے نام قادیان کے پتہ پر ہونی چاہئے۔

درخواست دعا

مکرمی اخی ام میاں غلام مصطفےٰ صاحب تمیم پنشنر انسپکٹر پولیس احباب سے اپنی دینی ودنیاوی کمزوریوں اور جسمانی و روحانی عوارض کے دور ہونیکے واسطے درخواست دعا کرتے ہیں امید ہے کہ احباب ضرور اس مخلص بھائی کے لیئے دردِ دل سے دعائیں فرماکر عنداللہ ماجور ہونگے اللہ تعالیٰ میاں صاحب موصوف کو ہر ایک عارضہ سے بچاکر ہر کمزوری کو دور کرے اور دلی مراد برلائے آمین ؛

دعائے صحت

برادرم چودھری غلام قادر صاحب از کھیوہ باجوہ تحصیل پسرور سے اپنے نوجوان صالح بھائی کے لیئے جو بہت بیمار ہیں درازئ عمر وصحت کی دعا کے ملتجی ہیں احباب اس نوجوان کی صحتیابی کی بہت بہت دعائیں کریں خدا اسکو زندگی اور صحت عطا فرماوے۔ آمین ؛

مباحثہ سامانہ

۲۶۔ شوال مطابق ۱۷۔ جون سامانہ ریاست پٹیالہ میں غیر احمدیوں سے مباحثہ قرار پایا ہے۔ اس لیئے حضرت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے خاکسار ایڈیٹر فاروق و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو روانگی کا حکم دیا ہے احباب حق کی نصرت و کامیابی کے واسطے بدرگاہِ مجیب الدعوات بہت دعائیں کریں تا اللہ تعالیٰ حق کا بول بالا اور باطل کا منہ کالا کرے اور اپنی رضاء کے ماتحت اس خدمت کو ہم ناتوانوں سے باحسن طریق انجام دلائے اور روح القدس کی مدد پہنچائے۔ آمین ؛

رؤیا

میر غلام رسول صاحب اہلحدیثی ساکن چک ایر چھ ریاست کشمیر کا مندرجہ ذیل رؤیا بغرض اشاعت اخبار ہمارے پاس پہنچا ہے۔ سعید روحوں کے واسطے شائع کیا جاتا ہے

مگرم میر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں کشمیر سے قادیان کو روانہ ہوتا ہوں قریب بٹالہ مجھے راستہ میں ایک شخص دکھائی دیا اور جسوقت انہوں نے مجھکو دیکھا تو فوراً مجھکو اپنی گود میں اُٹھالیا اور کہنے لگے کہ تم دُور سے آئے ہو اور تھک گئے ہو میں خلیفہ اوّل ہوں تم کو اسلیئے اُٹھاتا ہوں کہ میں خلیفہ ثانی کی بیعت کروں گا اور تم اس بات کے گواہ رہو ؛

جماعت سیالکوٹ وشکریہ احباب

جماعت سیالکوٹ نے بڑی ہمت سے جلسہ کا اہتمام کیا اور دہلی کے جلسہ کی نقل کرنے میں بہت کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ انکی سعی کو مشکور فرماوے آمین۔ لیکن انتظام جلسہ کے لیئے کوئی خاص اہتمام مقرر نہ تھا نہ تقسیم کام کے اصول پر عمل کیا گیا کہ ہر ایک کام کو کسی نہ کسی کے سپرد کیا جاتا۔ بجز اہتمام خورد و نوش کے جو حضرت میر حامد شاہ صاحب مدظلہ کے سپرد تھا باقی کسی کام کا کوئی ذمہ دار نہ تھا۔ جس سے بدنظمی زیادہ رہی۔ امید ہے کہ آئندہ جلسہ پر اس امر کا پورا خیال رکھا جائیگا کہ ہر ایک کام کسی انتظام کے ماتحت ہو۔ جلسہ گاہ میں پینے کے پانی کا کوئی انتظام نہ تھا۔ ایسا ہی چند اور قابل اصلاح امور تھے جن کا ذکر کسی دیگر موقعہ مناسب پر کیا جائیگا۔ اس جلسہ میں خاص قابل شکریہ حضرت میر حامد شاہ صاحب و جناب چودھری نصراللہ خانصاحب پلیڈر ہیں جنہوں نے خادمانہ تمام مہمانوں کی مدارات کی جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ بعض دیگر دوست بھی کسی نہ کسی وقت کام کرتے نظر آجاتے تھے خصوصاً منشی نظام الدین صاحب و منشی محمد عبداللہ صاحب محاسب انجمن و میاں قاسم الدین صاحب و چند دیگر احباب فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ جماعت سیالکوٹ ایک بڑے پایہ کی جماعت ہے مگر انتظامی قابلیت میں چھوٹی چھوٹی جماعتوں سے بہت پیچھے۔ اور بے پروائی اور خود پسندی میں غالباً سب جماعتوں سے آگے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار فاروق قادیان

مورخہ ۲۴ و ۳۱ — مئی سنہ ۱۹۱۷ء

انجمن احمدیہ سیالکوٹ کا تبلیغی جلسہ

برکات خلافت

حضرت اولوالعزم فضل عمر خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے عہد خلافت کی برکات میں سے ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ احمدی قوم از سر نو بیدار ہو کر تبلیغ احمدیت میں سرگرم ہو گئی ہے اور خدا کے فضل سے پنجاب ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی احمدی مشن قائم ہو چکے ہیں بڑے بڑے شہروں میں احمدی احباب جلسے کر کے مخلوق خدا کو یہ مائدہ آسمانی پہنچا رہے ہیں۔ سعید اور متقی انسان اس مائدہ سے مستفید اور شقی و بدبخت لوگ اس سے بے نصیب ہوتے جا رہے ہیں اسی برکت کو حاصل کرنیکی نیت سے سیالکوٹ کی مشہور جماعت نے حضور امیر المومنین حضرت فضل عمر سے اجازت حاصل کر کے شہر سیالکوٹ میں ایک عظیم الشان پیمانہ پر جلسہ کرنا چاہا جو ۲۶ و ۲۷ تاریخہائے ماہ رواں میں بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا ٭

روانگی مبلغین

حسب درخواست جماعت سیالکوٹ حضرت خلیفۃ المسیح نے دارالامان سے مندرجہ ذیل احباب کے ہمرکاب اس خاکسار خادم سلسلہ ایڈیٹر فاروق کو حکم روانگی سیالکوٹ دیکر ۲۴ مئی بروز جمعرات روانہ فرمایا (۱) مکرمی جناب فاضل اجل مولوی حافظ روشن علیصاحب (۲) محبی جناب شیخ عبدالرحمن صاحب نومسلم مولوی فاضل۔ (۳) مخدومی جناب میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل (۴) اخویم جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے (۵) منشی جناب مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے (۶) فخر قوم چودھری ظفر اللہ خاں صاحب بر سٹرایٹ لاء لاہور سے (۷) مشفقی جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور (۸) خاکسار ایڈیٹر فاروق جمعرات کو قریب ۲ بجے بعد دوپہر بٹالہ سے سوار ہو کر اسی دن رات کے ایک بجے کے قریب بخیریت تمام ہم سب سیالکوٹ پہنچے ٭

استقبال

سیالکوٹ سٹیشن پر جسوقت گاڑی پہنچی تو آگے پلیٹ فارم پر مکرمی سید حامد شاہ صاحب جو جماعت سیالکوٹ کے روح رواں ہیں مع چند دیگر اپنے عزیزوں کے راستے کے تمام آرام کو قربان کر کے لال ٹین لیئے استقبال کے واسطے موجود تھے گاڑی کے ٹھیرتے ہی ہمیں دیکھکر باغ باغ ہو گئے اور نہایت جوش محبت سے ہدیہ سلام کے بعد معانقہ کر کے ہم سب کو ساتھ لے تانگوں پر سوار کر کے قیام گاہ پر پہنچے کھانا پہلے سے تیار کرا رکھا تھا مگر ہم سب راستہ میں کھانا کھا چکے تھے ٭

قیامگاہ

جماعت سیالکوٹ کے مکرم بزرگ مولوی فیض الدین صاحب کے مکان پر ہماری رہائش کا انتظام تھا جہاں پہنچکر ہم سب آرام سے سو گئے صبح کو جمعہ تھا میر محمد اسحٰق صاحب نے جمعہ پڑھایا اور خطبہ جمعہ میں سورہ جمعہ کے رکوع اول کی نہایت پر محل لطیف تفسیر فرمائی فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اس تاریخ میں مضافات ضلع سیالکوٹ کے احمدی احباب بھی بتعداد کثیر شمولیت جلسہ کے لیئے پہنچ گئے تھے جن سے تمام مسجد کبوترانوالی جو احمدیوں کی بڑی شاندار مسجد ہے بھر گئی۔ اگلے دن ہفتہ کو جلسہ ہونا تھا لہٰذا صبح ۷ بجے کے قریب شروع ہوا ٭

جلسہ گاہ

سٹیشن ریلوے کے قریب ایک کھلے ہوا دار میدان میں شاندار شامیانے لگا کر وسیع جلسہ گاہ بنائی گئی اور بہت اونچا سٹیج تیار کر کے قریب چالیس کے کرسیاں اسپر بچھا دی تھیں۔ نیچے سامنے سٹیج کے دریوں کا فرش دائیں بائیں کرسیوں کی کافی تعداد میں قطاریں تھیں۔ ۲۶۔ مئی بروز ہفتہ صبح ہی جلسہ گاہ میں سامعین آنے شروع ہو گئے اور بموجب پروگرام ۷ بجے لیکچروں کا پروگرام پہلے سے بڑے بڑے اشتہاروں کے ذریعہ شائع ہو چکا تھا اور جا بجا شہر کی دیواروں پر بھی چسپاں تھا۔ انگریزی میں بھی اشتہار و پروگرام شائع کیئے گئے تھے معززین شہر کے نام بعلیحدہ چٹھیات سج پروگرام بھیجدی تھیں۔ جس سے کافی تعداد سامعین کی ہر روز ہوتی تھی ٭

لیکچرز

مضامین کے لحاظ سے لیکچر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہم مسائل فوت مسیح۔ صداقت مسیح موعود۔ ختم نبوت۔ مسیح موعود کے نشانات۔ مسیح موعود کے کام۔ عیسائیت اور اسلام کا مقابلہ اور بانانک صاحب کے مسلمان ہونے پر تھے۔ جنکو اردو و عربی انگریزی میں لکھا تھا اردو لیکچر حافظ روشن علی صاحب۔ میر محمد اسحٰق صاحب اور خاکسار ایڈیٹر فاروق کے۔ انگریزی مولوی شیر علیصاحب بی۔ اے چودھری ظفر اللہ خانصاحب بر سٹر۔ چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کے۔ عربی شیخ عبدالرحمن صاحب نومسلم مولوی فاضل لکھے تھے ٭

صرف چودھری فتح محمد صاحب کا لیکچر حسب خواہش سامعین اردو انگریزی ہر دو زبان میں ہوا۔ کیونکہ انگریزیدان سامعین کی تعداد کم تھی چودھری ظفر اللہ خانصاحب اور مولوی شیر علی صاحب کا انگریزی میں لکچر ہونیکے بعد شیخ عبدالرحمن صاحب نے عربی میں تھوڑی دیر تقریر کی۔ کیونکہ عربی دان حاضرین میں سوائے علماء قادیان کے اور کوئی نہ تھا ٭

چھبیس کی کارروائی

۲۶۔ مئی کو سب سے پہلا لیکچر شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کا بانانک رحمۃ اللہ علیہ کے اسلام پر تھا۔ بعد تلاوت قرآن مجید کے بعد شیخ صاحب نے اپنا پرزور اور مدلل لیکچر شروع کیا جسمیں سکھ صاحبان کے مقدس گرنتھ اور مستند ساکھیوں سے آفتاب نیم روز کی طرح ثابت کر دیا۔ کہ گرو نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان تھے۔ دوران لیکچر میں چند سکھ صاحبان بھی تشریف لے آئے جنکو بعد اختتام لیکچر حسب پروگرام انکی درخواست پر جو آدھ گھنٹہ لیکچر پر اعتراض کر کے اسکے جواب دینے کے لیئے مقرر تھا وقت دیا گیا جسمیں سکھ صاحب نے بے لگام معترض نے اپنی بیہودہ بیانی سے مجلس جہالت کا اچھا خاصہ ثبوت دیکر سامعین کی تفریح طبع کا عمدہ سامان بہم پہنچا دیا شیخ صاحب کے بعد مکرمی میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل کا مضمون صداقت مسیح موعود پر تھا میر صاحب ۱½ بجے تقریر کرنے لگے جلسہ گاہ سامعین سے پُر تھا۔ خدا کے فضل سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ۱۲ بجے جلسہ کھانا کھانے اور نماز ادا کرنے کیلئے برخاست کیا گیا جو بعد فراغت طعام و نماز ۲ بجے منعقد ہوا اور حضرت حافظ روشن علی صاحب نے ختم نبوت پر اپنا لیکچر شروع کیا آپنے خدا کے فضل سے دو گھنٹہ ختم نبوت کی حقیقت اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی تفسیر نہایت عالمانہ طرز سے علمی طور پر بیان فرمائی نصف گھنٹہ اس تقریر پر اعتراض کرنے کیواسطے حسب پروگرام دیا گیا مگر کوئی معترض نہ اٹھا۔ حافظ صاحب کے بعد جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کا انگریزی لیکچر مسیح موعود کے نشانات و معجزات پر تھا۔ افسوس کہ بوجہ نہ موجود ہونے انگریزی دان سامعین کے چودھری صاحب نے اپنا فاضلانہ لیکچر حاضرین کی درخواست پر اردو میں شروع کیا۔ لیکچر کا طرز ادا انگریزی تھا۔ نہایت سادگی سے اردو میں بے تکلف اور بلا تصنع آپ اس طرح تقریر فرماتے تھے جیسے لندن میں تبلیغ فرما رہے ہیں فلسفیانہ دلائل کو جن کی انگریزی میں آپنے تیاری کی تھی اردو میں ادا کرنا آپکا ہی کام تھا۔ آپ اردو تقریر فرما رہے تھے کہ چند انگریزی دان اصحاب آگئے جنکی درخواست پر فوراً آپنے زبان بدل کر انگریزی میں بھی شروع کردی تھوڑی دیر انگریزی میں تقریر کرتے گذری تھی کہ دو چار انگریزی خوانوں کے سوا دیگر کثیر تعداد سامعین کی انگریزی سے گھبرا گئی اور کچھ باتیں آپسمیں کرنے لگ گئے اتنے میں سکھ صاحبان کی طرف سے ایک رقعہ آیا کہ ہم کو ایک گھنٹہ صبح کے لیکچر کے متعلق جواب دینے کے لیئے دیا جاوے اس رقعہ کا آنا تھا کہ سامعین میں ایک ہل چل پڑ گئی اور چودھری صاحب کو اپنی تقریر بند کرنی پڑی سائنس ہی تو وہی سکھ صاحب جنکا رقعہ مباحثہ کے واسطے آیا تھا مع چند دیگر ہمراہیوں کے تشریف لے آئے چاروں طرف سے پھر اس مباحثہ کی منظوری کے لیئے درخواست پیش ہوئی اور مجبوراً چودھری صاحب کے لیکچر کو بند کر کے سکھ صاحبان کے لیئے دو گھنٹہ کے واسطے مباحثہ منظور کیا گیا۔

سکھوں سے مباحثہ

سکھ صاحبان کی طرف سے وہی منہ زور اپدیشک مباحثہ کے ملتمس ہوئے جنہوں نے صبح شیخ محمد یوسف صاحب کے لیکچر پر اعتراض کر کے سخت ہزیمت اٹھائی تھی مگر تمام حاضرین کی درخواست پر سردار صاحب مذکور کی التجا کو منظور کر لیا اور بڑے عہد و پیمان کے ساتھ انکو مقید کر دیا کہ وہ وقت کی پابندی کریگے۔ مناظرہ کرنیوالے سکھ صاحب کا نام نامی اور اسم گرامی کرتار سنگھ چھبر اپدیشک و سکرٹری خالصہ مڈل سکول کھرا سودا حال مقیم شہر سیالکوٹ تھا سردار صاحب مذکور کے ساتھ عہد موثق کر لیا تھا کہ یہ دو گھنٹہ مباحثہ حسب خواہش آپکے منظور کیا ہے جو اس طرح ہوگا کہ پہلے نصف گھنٹہ آپ بابا نانک صاحب کے مسلمان ہونے پر جو دلائل صبح کے لیکچر میں آپکی مستند کتابوں سے دیے جا چکے ہیں ان کی تردید یا انپر اعتراض کریں۔ دوسرے نصف گھنٹہ میں شیخ محمد یوسف صاحب آپکا جواب دینگے۔ تیسرے نصف گھنٹہ میں آپ انکا جواب الجواب دیں۔ چوتھے نصف گھنٹہ میں شیخ صاحب آپکا جواب الجواب دیکر بحث ختم کر دینگے۔ سکرٹری صاحب خالصہ مڈل سکول نے اس عہد پر قائم رہنے اور وقت کی پابندی کرنیکا حتمی وعدہ کر لیا اور ۶ بجے سے یہ مباحثہ شروع ہوا آدھ گھنٹہ سکھ صاحب نے بجائے تردید دلائل شیخ صاحب کے صرف اپیش کیا اور رد ایسے دلائل تردید میں پیش کیے جنکو نہ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان ہونیکے ثبوت میں شیخ صاحب نے پیش کیا تھا اور اس مسئلہ سے انکو تعلق تھا کچھ ایسی جو اس بانگی اور از خود رفتگی سردار صاحب پر طاری ہوئی کہ آدھ گھنٹہ انکو تال و سر کی درستی میں لگ گیا اور کوئی تردیدی عذر شیخ صاحب کے دلائل کے مقابلہ میں پیش نہ کر سکے۔ اس مباحثہ کے وقت جلسہ گاہ میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی سامعین کثرت سے آ گئے تھے بمشکل آدھ گھنٹہ پورا کر کے سکھ صاحب بیٹھ گئے اور احمدیہ سلسلہ کا نومسلم سکھ شیر داد کھڑا ہو کر تقریر کرنے لگا آدھے گھنٹہ میں شیخ محمد یوسف صاحب نے مستند گرنتھ کے وہ حوالے جو صبح کے لیکچر میں باوا صاحب کے مسلمان ہونیکے بارے میں پیش کیے تھے خلاصۃً دوہرا دیئے اور چند مزید اور لاجواب ثبوت اپنے مدعا کے اثبات میں پیش کر کے اپنا وقت پورا کیا شیخ صاحب کے قاہرانہ دلائل سے سامعین کا ہر فرد خواہ وہ کچھ بھی نہ پڑھا لکھا تھا عش عش پکار اٹھا اور بالاتفاق حاضرین نے سمجھ لیا کہ بابا نانک صاحب کے اسلام میں شبہ نہیں بے شک شیخ صاحب نے ناقابل تردید دلائل سے سکھ کمیونٹی پر اتمام حجت کر دیا ہے شیخ صاحب کے بیٹھتے ہی گرو کا سکھ اٹھا اور آدھا گھنٹہ جو اس نے مذبوحی حرکات میں گذارا اسکا چربہ نہ کسی مصور سے اور نہ کسی قلم سے اور نہ کسی زبان سے اتارا جا سکتا ہے سامعین مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ جاتے تھے سنجیدہ سے سنجیدہ انسان بھی بے ساختہ ہنس پڑتے اور اپنی ہنسی کو ضبط نہ کر سکتے تھے مگر واہ رے گرو کے سکھ سامعین کی ہنسی تجھے اور بھی مضحکہ طفلاں بننے پر آمادہ کیئے جاتی تھی یہاں تک کہ خود سردار کرتار سنگھ صاحب بھی بیخود ہو کر ہنس پڑتے تھے اور اپنی ہنسی پر جو محض زہر خند تھی شرماتے بھی نہ تھے اس دفعہ خالصہ سکول کا سکرٹری بے بس ہو گیا تھا جس کا سنبھالنا پریذیڈنٹ جلسہ کے علاوہ اسکے اپنے ہمرائیوں کو بھی مشکل تھا کہ وقت کے پورا ہو جانے پر بھی بولنے سے باز نہ آتا تھا مجبوراً اپنے ہمرائیوں اور پریذیڈنٹ جلسہ اور چند معززین کی ہمت و کوشش سے چپ ہوا اور بیٹھا۔ بعد ازاں شیخ صاحب نے آخری جواب الجواب دیکر پبلک پر اپنا سکہ جما دیا اور گرو صاحب کا مسلمان ہونا لوگوں کی زبانوں سے کہلوا دیا اور نہایت عام فہم مختصر مگر جامع دلائل سے جو گرنتھ صاحب اور تاریخ گرو خالصہ اور جنم ساکھی کلاں سے دیئے تھے۔ سکھ صاحبان پر وہ اتمام حجت کیا کہ جو انکا ہی حق تھا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ خدا شیخ صاحب کی عمر و ایمان علم و فہم ہمت و کوشش میں ترقی و برکت دے آمین۔ جب شیخ صاحب کی نوی تقریر آدھے گھنٹہ میں کر چکے اور مباحثہ کا مقررہ وقت دو گھنٹہ ختم ہو گیا۔ حسب قرارداد باہمی اب سکھ صاحب کا کوئی وقت نہ تھا تب بھی گرو کا سکھ بے دھڑک کرسی پر سے اٹھ کھڑا ہوا لگا بتیرا پریذیڈنٹ صاحب منع کریں ہزار سامعین روکیں لاکھ کہیں ہمراہی سکھ ہاتھ پکڑیں مگر وہ کب سننے والے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی کی نہ سنتے تھے اور اول فول منہ سے نکالے جاتے تھے بعد مشکل اس سکھاشاہی سے انکو باز رکھا اور وہ بڑبڑاتے جلسہ گاہ سے بحال پریشان نالاں و گریاں فاش شکست کھا کر چلتے بنے انکے جاتے ہی ۹ بجے رات کے مولوی حکیم خلیل احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا لیکچر مسیح موعودؑ کے نشانات پر ہوا حکیم صاحب کی روانیٔ تقریر صفائی بیان آمد مضمون قابل تعریف ہے آپنے نہایت فصاحت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات کو بیان کیا دو گھنٹہ ایسی زوردار تقریر کی کہ حاضرین کو محو حیرت کر دیا ۱۲ بجے شب کے پہلے دن کا جلسہ بخیر خوبی نہایت کامیابی سے ختم ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہ ؛

دوسرے دن کی کارروائی

دوسرا دن یعنی ۲۷۔ مئی کا دن اتوار کا دن تھا ۲۶ مئی کو ایک بیقرار کے ساتھ مباحثہ کے متعلق کچھ خط و کتابت ہو چکی تھی اور امید تھی کہ آج وہ مباحثہ کیلئے آئیں گے ۲۷۔ مئی کا دن احمدیہ تاریخ میں نہایت کامیابی کا دن سمجھا جائیگا کیونکہ اس تاریخ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مغرور و متکبر دشمن نہایت ذلت کے ساتھ یولون الدبر کا صحیح مصداق ضل سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا کا سچا نمونہ اور فجعلھم کعصف ماکول کا مجسم پتلا بنکر قیامت تک کیلئے اپنے خلف کیلئے عبرتناک تصویر کھینچ گیا ہے ناظرین منتظر ہونگے کہ وہ کون ایسا شخص ہے جسکی یہ شرمناک حالت ہوئی۔ سو ہم آپکو دیر تک اس انتظار کی تکلیف میں نہیں رکھتے آگے چلکر اس کا پتہ بتا دیتے ہیں اور مفصل کیفیت اس عبرت انگیز مجسمہ کی سنائے دیتے ہیں یہ سلسلہ حقہ کا سیاہ دشمن **مولوی ابراہیم سیالکوٹی ہے** جسکے دماغ میں انانیت کا ایسا موٹا کیڑا ہے جو ہر وقت اسکے دماغ کو کھائے جاتا ہے اس خطرناک ملاں نے ہمیشہ سلسلہ حقہ کے شاہیر و اکابر علماء ذوالاحترام کو جاہل علوم آلیہ سے بے بہرہ۔ قرآن دانی سے کورے وغیرہ وغیرہ کہکر اور لکھ لکھ کر اپنے علم و فضل کا باطل ثبوت دیا ہے چار حرف عربی کے پڑھکر آپ سیالکوٹ میں علم تعلی بلند رکھتے ہیں اپنے علم و کمال کے اظہار میں لب خشک کر لیتے ہیں مقابل کی توہین و تضحیک میں زبان کسر وقت لال رکھتے ہیں اپنے مقدس وجود کو چودہ علوم سے مرکب بتا کر سامعین کے کان کھا جاتے اور دماغ پریشان کر دیتے ہیں آخر خدا تعالیٰ نے وہ دن بھی ان کو دکھلا دیا۔ جسمیں انکی ساری حقیقت علمی و عقلی و علی کھل گئی کاش آیندہ ہی وہ اس روز کی آسمانی ذلت سے نصیحت حاصل کر کے بارگاہ التواب الرحیم میں تائب ہو کر تعلی اور کبر و انانیت سے باز آئیں ورنہ خدا کا غضب اس سے بھی زیادہ اکمزہ چکھانے کیلئے موجود ہے ؛

فرار بیقرار

کیفیت اس بت بدخو کی یوں ہے کہ جسوقت سے سیالکوٹ میں احمدیہ جلسہ کا اہتمام شروع ہوا۔ مقابلہ میں مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی بھی اہو لگا کر شہید و نہیں داخل ہونے کا انتظام کرتے رہے آخر کار ہمارے جلسہ گاہ کے جانب شرق بہت ہی قریب آپنے بھی پھٹے پرانے شامیانے لگا دو چار بنچ بچھا اڈہ جما لیا اور لگے ہل من مبارز ہل من مبارز کے نعرے لگانے اور خلق خدا کو ہنکانے اور بے ہودہ باتیں بنانے۔ آپ کا خیال خام بالمقابل چھپر بنانے سے یہ تھا کہ لوگ احمدیہ جلسہ میں نہیں جائینگے اور میری گرم بازاری ہوگی مگر معاملہ برعکس ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ نے دشمن حق کی کسر بازاری کر کے پہلے منصوبے میں ہی اسے ناکام رکھا۔ ہمارا جلسہ گاہ خدا کے فضل سے سامعین سے پر رہتا تھا اور آپکا تھیٹر بجز چند ایکٹروں اور سازباز والوں کے سو ہدرہ کا سٹیشن دکھائی دیتا تھا جہاں سوائے دو چار مسافر ایک دو بابو ایک آدھ کانٹے والے کے دن بھر ہو کا مقام ہوتا ہے مولوی صاحب نے اپنی اس ناکامی کو محسوس کر کے خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی اپنے زعم باطل میں یوں تذلیل کرنی چاہی کہ مباحثہ و مناظرہ کی ڈینگ مار کر لگے پیغام پر پیغام بھیجنے کہ احمدی میرے ساتھ مباحثہ کر لیں میرے دونوں ہاتھ باندھ بوری میں بند کر دیں صرف منہ باہر رہنے دیں جس سے میں گفتگو کر سکوں کون ہے جو احمدیوں کو میرے مقابل پر مباحثہ کے لیئے آمادہ کرے تو میں یہاں تک تیار ہوں کہ میرے ہاتھ باندھ دو اور مجھے مناظرہ کے واسطے لے چلو۔ دیکھو پھر احمدیوں کا کیا حال کرتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔

ہمارا اعلان مناظرہ

ہماری طرف سے جو پروگرام جلسہ شائع ہوا تھا اس میں لکھا گیا تھا کہ ہر لیکچر کے بعد آدھا گھنٹہ لیکچر پر اعتراض کرنیکے واسطے دیا جائیگا جس شخص کو لیکچر کے مضمون پر کچھ اعتراض ہو وہ بعد اختتام لیکچر باجازت پریزیڈنٹ جلسہ اعتراض کرے اس کا جواب دیا جائیگا اور اگر کسی کو علیحدہ مباحثہ کرنا منظور ہو تو وہ درخواست کرے اسکے واسطے بعد تصفیہ شرائط کوئی وقت مقرر کر کے مناظرہ بھی ہو جائیگا اس اعلان کو پڑھکر مولوی ابراہیم صاحب کو مشکل پڑی کہ اب کیا کیا جائے احمدی تو مناظرہ پر تیار ہیں۔ آخر لوگوں کے مجبور کرنے پر آپنے بڑے سوچ بچار کے بعد یہ نامعقول عذر پیش کیا کہ اس اعلان میں عام اجازت تو ہے لیکن خاص میرا نام لکھکر مجھے اجازت نہیں دیگئی اسلیئے کہ احمدی مجھے خوب جانتے ہیں کہ میں کس پایہ کا عالم ہوں پس جب تک میرے نام سے مجھے مخاطب نہ کیا جائے میں اس عمومیت میں داخل نہیں ہونگا۔ مولوی صاحب کا یہ حیلہ خام آپکا ایک محب میاں محمد علیصاحب جلد ساز بذریعہ زبانی پیغام لیکر آیا کہ مولویصاحب فرماتے ہیں مجھے خاص طور پر دعوت نہیں دی اسلیئے میں جلسہ میں نہیں آسکتا۔ انکے جواب میں مکرمی میر حامد شاہ صاحب نے فرمادیا کہ مولوی صاحب کو اجازت ہے کہ وہ ہمارے جلسہ میں آکر لیکچروں کو سنیں اور بعد اختتام لیکچر اگر چاہیں تو حسب تحریر پروگرام اعتراض کر کے جواب لیں اور اگر وہ کسی مسئلہ میں مباحثہ کرنا چاہیں تو اسکے متعلق ہمیں تحریری اطلاع دیں ہم مناسب جواب دینگے۔ جسوقت یہ پیغام زبانی سیالکوٹی ملاں کے پاس پہنچا تو اس نے حسب ذیل رقعہ لکھکر ہمارے پاس بھیجا ؛

مولوی ابراہیم کا رقعہ

مکرمی جناب شاہ صاحب بعد سلام مسنون واضح آنکہ

مجھے میاں محمد علیصاحب جلد ساز نے مجھے آپکی زبانی یہ پیغام دیا کہ جناب نے فرمایا ہے کہ خاکسار جس امر کا بھی میں چاہے اور جس موقع پر چاہے اگر مناظرہ کر سکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواباً معروض ہے کہ خاکسار ہر وقت تیار ہے۔ اگر جناب اپنے جلسہ میں اجازت دیدیں تو جس وقت میں وہاں حاضر ہو جاؤں مناظرہ شروع ہو جائے۔ اور اگر آپ ہمارے جلسہ میں تشریف لانا چاہیں تو بھی حاضر ہوں۔ ہم نے اپنے جلسہ میں کل اتوار کے دن ۳ بجے بعد دوپہر سے ۵ بجے شام تک احمدی مشن کے متعلق مناظرہ کا وقت رکھا ہے اسوقت یا جسوقت آپ چاہیں تشریف فرما ہو کر گفتگو کر سکتے ہیں۔ جسوقت آپ ہمارے جلسہ میں تشریف لے آوینگے ہم اپنے جلسہ کی تمام کارروائی بند کر کے مناظرہ شروع کر دینگے۔ اسی طرح اگر آپ مجھے اپنے جلسہ میں بلانا چاہیں تو بروقت آنے کے مناظرہ شروع ہو جائے۔ اور دیگر کارروائی جلسہ کی بند کی جائے۔

خاکسار ابراہیم ۱۲ سیالکوٹ

ایڈیٹر۔ اس رقعہ میں آپنے صاف الفاظ میں یہ لکھا ہے کہ جسوقت آپ چاہیں تشریف لا کر گفتگو کر سکتے ہیں اور یہ زبانی مناظرہ کی درخواست ہے اسلیئے تو مولوی صاحب نے اپنے ٹھیٹر کا وقت صرف دو گھنٹہ تین بجے سے پانچ بجے تک رکھا ہے نہ کہ تحریری گفتگو کے لیئے اور اسی کے مطابق مولوی صاحب ہمارے جلسہ میں آنیکے لیئے آمادگی ظاہر کرتے ہیں اسمیں کسی تحریری مناظرہ کی درخواست نہیں کھلی کھلی زبانی تقریری بحث کا اظہار ہے ناظرین اسکو خوب یاد رکھیں کہ مولوی صاحب نے ہمیں اپنے جلسہ میں اور خود ہمارے جلسہ میں حاضر ہونے پر تقریری مباحثہ کا چیلنج دیا ہے نہ تحریری کا۔ مگر آگے چلکر آپ دیکھیں گے کہ جب ہم نے تقریری مناظرہ منظور کر لیا تو مولوی صاحب نے جان بچانے کو دوسرا پہلو بدلکر تحریری پر زور دیا چنانچہ ہم نے انکے اس رقعہ کا مندرجہ ذیل جواب دیا۔

ہمارا جواب

مکرمی جناب مولوی صاحب۔ سلام مسنون آپ پروگرام شائع کردہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ کو ملاحظہ فرما چکے ہیں اسمیں درج کیا گیا ہے کہ ہر شخص لیکچر کے بعد اجازت ہے کہ وہ لیکچر میں پیش کردہ دلائل کے متعلق سوال کر سکے جواب دیا جائیگا پس اس عام اجازت میں آپ بھی شامل ہیں میاں محمد علیصاحب کو جو کہ آپکا رقعہ لائے ہیں یہی کہا گیا تھا کہ مولوی صاحب جب چاہیں تشریف لاویں اور اعتراض کریں پس آپکی خدمت میں جواباً عرض کیا جاتا ہے کہ آپ ٹھنڈے دل سے آویں اور جس لیکچر میں چاہیں آویں اور اسکے اختتام پر اس لیکچر کے متعلق صدر مجلس کے ارشاد کے ماتحت سوال نمبر وار دیں جواب دیا جاویگا۔ باقی یہ کہ آپ کسی خاص مسئلہ کے متعلق بحث کرنے کا خیال رکھتے ہیں تو آپ تجویز کریں کہ جس مسئلہ پر آپ ہم سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں اسکے واسطے علیحدہ وقت مقرر کر کے جیسا کہ اشتہار جلسہ میں لکھدیا گیا ہے آپ احقاق حق کے لیئے اور مخلوق خدا کو دھوکہ سے نکالنے کے واسطے بحث کر سکتے ہیں اور اسکے واسطے انجمن احمدیہ کے بزرگ لیکچرار ہر وقت تیار ہیں۔ والسلام

خاکسار دعاگو میر حامد شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

ایڈیٹر۔ یہ ہمارا جواب نہایت لاجواب ہے اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے احمدی سلسلہ کا مناظرہ سے پہلو تہی کرنا اشارتاً یا کنایۃً بھی نکلتا ہو اور اپنے پروگرام شائع شدہ کے مطابق ہم کارروائی کے پابند ہو سکتے ہیں نہ کہ کسی ایرہ وغیرہ نتھو خیرا کی خواہش پر کارروائی بند ہو سکے اس کا جواب مولوی صاحب کی طرف سے زبانی یہ آیا کہ مجھے جب تک پروگرام کے خلاف خاص طور پر مناظرہ کے واسطے نہ بلائیں میں نہ جاؤں گا۔ جب مولوی صاحب کی ہٹ یہاں تک پہنچ گئی تو ہم نے ملاں ہٹ کو توڑنے کیلئے مندرجہ ذیل تحریری رقعہ بھیجا۔

ہمارا رقعہ

مکرم بندہ جناب مولوی ابراہیم صاحب سلام مسنونہ کے بعد عرض ہے۔ کہ آپکے پہلے رقعہ کے جواب میں جو کچھ عرض کیا گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے آپ کا اطمینان نہیں ہوا سلسلہ احمدیہ کے ہر ایک مسئلہ کی صداقت علی الاعلان بیان کیجاتی رہی ہے اور اب بھی کیجا رہی ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ اس پسندیدہ طریق سے بجائے خود پبلک سیالکوٹ کو اور ان لوگوں کو جو آپکے زیر اثر ہیں خوشی سے دلائل سننے کا موقعہ دیا جاتا۔ اس سے یہ مطلب نہ تھا کہ ہمارے علماء کسی طریق بحث کو خصوصاً آپ سے پسند نہیں کرتے ہم تو بفضل خدا ہر طرح اس کا طریق تہذیب اور شائستگی سے طے ہو جانا پسند کرتے ہیں چونکہ اسوقت ہمارے فاضل علماء قادیان سے تشریف لائے ہوئے ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ ہم ہر ایک عالم سلسلہ احمدی سے آپ کا مناظرہ کرائیں۔ اسلیئے سیالکوٹ کے متلاشیٔ حق احباب پر خاص دلی ہمدردی کے تقاضا سے یہ محبت پوری کرنے کو تیار ہیں۔ کہ خواہ کسی طریق سے ہو ہر روز کا بکھیڑا طے ہو جائے اور آپکا وجود جو حق فہمی میں لوگوں کے لیئے روک ہو رہا ہے دور ہو جائے اور آپ کا مایہ علم ہمارے علماء کے مقابلہ میں ظاہر ہو جائے۔ ہم نے آج قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ کل کا دن جسقدر بھی آپکے ساتھ تصفیہ کرنے میں گذر جائے اسوقت کے جملہ لیکچروں کو ملتوی کر دیا جائے صبح سات بجے سے آپکے ساتھ مباحثہ شروع ہو جائے پر ہم بالکل تیار ہیں۔ اب آپ مخلوق خدا پر رحم کریں نہایت شائستگی اور تہذیب سے صرف غلط فہمی کو دور کرنے کے لیئے صبح کل سات بجے تشریف لے آئیں فقط روشن علیصاحب ہماری طرف سے آپکے ساتھ ان

دو مسائل یعنی حیات و ممات مسیحؑ اور صداقت مسیح موعودؑ پر اسی ترتیب سے گفتگو کر لیں۔ اور ان لوگوں کو جو آپکے زیر اثر ہیں اپنی ذمہ داری پر ساتھ لے آویں سب لوگ حاضرین امن اور تہذیب سے گفتگو باہمی کو سن لیں تاکہ آئندہ حق فہمی کے واسطے روک دور ہو جائے اور روز روز کی تُو تُو مَیں مَیں سے جو نفرت اور حقارت بڑھ رہی ہے دور ہو جائے تاکہ خدا کے فضل سے باہمی حمایت و امداد اسلام کا ہم سب کو موقعہ حاصل ہو پس امید ہے کہ اب آپ اسمیں کوئی روک نہ ڈالیں گے اور کل بروز اتوار ۲۷ مئی ۱۹۱۷ء کو صبح ۷ بجے تشریف لے آوینگے اس کے متعلق چند ایک امور کا بطور شرائط عرض کر دینا ضروری ہے تاکہ مسائل زیر بحث کا فیصلہ آسانی سے ہو جائے۔ اور وہ یہ ہیں۔ ان دونوں مسئلوں پر اس ترتیب سے مباحثہ ہوگا کہ پہلے آپ حیات مسیحؑ کے مدعی ہوں اور ہماری طرف سے جواب ہوگا۔ پھر آپ جواب الجواب دینگے اسپر بحث ختم ہو جائیگی۔ وفات مسیحؑ کی بحث میں ہم مدعی ہونگے اور آپ جواب دینگے پھر ہم جواب الجواب دینگے اسپر یہ مسئلہ طے ہو جائیگا۔ پھر دوسرا مسئلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقت دعوی حضرت مرزا صاحب کا شروع کیا جائیگا اس مسئلہ میں چونکہ ہم مدعی ہیں اسلیئے پہلے ہماری طرف سے اسکے دلائل دیئے جائیں گے پھر آپکے لیئے جواب کا وقت دیا جائیگا اور پھر ہم جواب الجواب دینگے اور اس طرح یہ بحث ختم ہو جائیگی اس بحث میں تقریر کرنے لیئے ایک گھنٹہ کافی ہے وقت کی تقسیم اس طرح ہو گی کہ ۶ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک وفات وحیات مسیح کے مسئلہ پر ہو۔ پھر ۲ بجے سے ۶ بجے تک صداقت مسیح موعودؑ پر بحث ہو اور اس طرح ایک ہی دن میں امور متنازعہ فیہا کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ ✤

بحث میں استدلال قرآن مجید سے ہو گا امید نہیں کہ اس میں آپ کو کوئی عذر ہو ✤

ایڈیٹر۔ اس رقعہ میں مولوی صاحب کے جملہ عذرات کو دفع کرنیکے واسطے ہم نے نہایت فراخ حوصلگی سے اپنے جلسہ کی تمام کارروائی کو بند کر کے مولویصاحب سے دن بھر مباحثہ کرنا منظور کر لیا اور نہایت واجبی اور مناسب شرائط جو تقریری گفتگو کے واسطے ضروری تھیں پیش کر کے مولویصاحب کو لکھدیا کہ "کل ۲۷ مئی کو ۷ بجے تشریف لے آویں"

اسمیں ہم نے اُن اہم مسائل متنازعہ کو ہی قابل بحث قرار دیا ہے جو ہمارے اور ہمارے غیروں کے درمیان تصفیہ طلب تھیں۔ یعنی حیات مسیحؑ۔ وفات مسیحؑ۔ صداقت مسیح موعودؑ۔ اور مولوی صاحب کے ذمہ صرف ایک حیات مسیحؑ کا بار ثبوت ڈالا اور اس ایک مسئلہ میں انکو مدعی گردانا۔ اپنے لیے ہم نے دو دعوے قرار دیئے اور ڈبل بوجھ اٹھانے کا اظہار کیا یعنی وفات مسیحؑ کا ثبوت ہمارے ذمہ۔ مسیح موعودؑ کی صداقت کا ثبوت ہمارے ذمہ۔ دیکھئے مولوی صاحب کو کسقدر سستا چھوڑا اور خود ہم نے کتنا بار اٹھایا مگر مولوی صاحب کو اب راہ گریز تلاش کرنی ہے وہ کوئی نہ کوئی سوراخ اپنے لیئے ڈھونڈ رہے ہیں۔ بڑی محنت سے مولوی صاحب نے ہمارے اس واجبی رقعہ کا یہ جواب دیا:

مولویصاحب کا جواب

مکرم بندہ جناب پیر صاحب دام لطفہٗ بعد سلام مسنون

معروض ہے کہ جناب کا نوازشنامہ ملا الحمد للہ کہ آپنے اہل شہر کی آرزو پوری ہونیکی سبیل نکالی لیکن جو صورت آپنے تحریر فرمائی ہے اس میں دو باتیں قابل ترمیم ہیں امید ہے کہ آپ بمعقول جانکر منظور فرمائینگے۔ اوّل آپنے بحث تقریری ہونی لکھی ہے اسکے متعلق گذارش ہے کہ تقریر میں الفاظ کی گرفت نہیں ہو سکتی اور پبلک میں کئی طرح کے اشتباہ پیدا ہو سکتے ہیں لہٰذا بحث تحریری ہونی چاہیئے جو حاضرین کو پڑھکر سنائی جائے گی اسکی صورت وہی ہو جو گذشتہ ایام میں امرتسر میں جناب مولوی ثناء اللہ صاحب اور جناب مولوی غلام رسول صاحب احمدی میں ہوا تھا چونکہ فریقین کے علماء اسپر عمل کر چکے ہیں اسلیئے اب بھی عمل ہو سکتا ہے۔ دوم یہ کہ آپنے حیات و وفات مسیح علیہ السلام کو دو بحثیں قرار دیکر اسکے لیئے وقت چھ گھنٹے رکھا ہے اس امر کو دو بحثیں قرار دینے کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ ضرور اسکو اسی طرح چاہتے ہیں تو دعوی جناب مرزا صاحب کی بھی دو بحثیں ہو سکتی ہیں آپ صداقت مرزا صاحب کے مدعی اور ہم بطالت مرزا صاحب کے مدعی۔ پس اسکے لیئے بھی چھ گھنٹے وقت رکھا جائے ورنہ مباحثہ امرتسر کی طرح تین گھنٹے میں حیات مسیحؑ کی بحث طے ہو سکتی ہے اس طرح دوسرے اجلاس میں دعوی جناب مرزا صاحب کی نسبت بھی تین گھنٹے میں کلام کافی ہو سکتا ہے ✤

مجھے بحث کی ترتیب کہ اول حیات مسیحؑ کے متعلق ہو پھر دعوی جناب مرزا صاحب کے متعلق ہو منظور ہے اور اسمیں جو آپنے تجویز بحث اول میں مجھے مدعی بنانے کی لکھی ہے اور دوسری بحث میں اپنے مدعی ہونے کی لکھی ہے یہ بھی مجھے منظور ہے اگر مناظرہ امرتسر کی طرح کریں تو وہ بھی منظور ہے ✤

مجھے یہ بھی منظور ہے کہ دلائل قرآن کریم و حدیث صحیح اور معتبر کتب لغت عرب پیش ہونگے اس میں اتنا اضافہ اور چاہتا ہوں کہ دیگر علوم خادمہ جنکی ضرورت بروقت مباحثہ میں پڑتی ہے اور قرآن و حدیث کے سمجھنے کے لیئے ضروری ہیں انسے بھی موقعہ مناسب پر مدد لیجائیگی آخیر میں میں اتنی گذارش اور کرتا ہوں کہ حافظ روشن علیصاحب یا کوئی دیگر عالم آپکی جماعت کا جو پیش ہو وہ علوم رسمیہ میں دسترس رکھتا ہو تاکہ دلائل کے سمجھنے اور غلط فہمی کے ازالہ کا فائدہ ہو سکے اور جو صاحب پیش ہونگے دونوں وقت کے مباحثوں میں وہی رہینگے اور وہ اکیلے سب کچھ تحریر و تقریر فرمائینگے۔ کوئی دوسرا صاحب مدد نہیں کر سکے گا۔ اگر حافظ صاحب موصوف خود لکھنے کی تکلیف نہ اٹھا سکتے ہوں اور کوئی دوسرا عالم احمدی بھی پیش نہ ہو سکتا ہو تو کوئی دوسرا شخص بطور منشی حافظ صاحب کے املا کو لکھ سکتا ہے لیکن کوئی بات اپنی طرف سے بطور مشورہ بھی نہیں کہیگا ✤

مجھے جلد اطلاع دی جائے تاکہ صبح انتظام کر سکوں

خاکسار ابراہیم سیالکوٹی ۱۷/۵/۱۷

ایڈیٹر۔ ناظرین! دیکھئے جو شخص ابھی کل اسقدر لافیں ہانکتا تھا کہ میرے دونوں ہاتھ باندھ دو مجھے بوری میں بند کر دو صرف منہ کھلا رہنے دو جس سے میں تقریر کر سکوں اور پھر مجھے احمدیوں کے ساتھ مباحثہ کرنیکو لے چلو اور اسکی اس درخواست کو کہ تقریری گفتگو کیلئے دو گھنٹہ کا وقت ہمارے جلسہ میں رکھا گیا ہے احمدی آکر گفتگو کر لیں یا مجھے اپنے جلسہ میں بلائیں بغیر ہاتھ باندھے اور بوری میں بند کئے منظور کر کے جب اسکو گفتگو کے لیئے بلایا جاتا ہے تو ساری شیخی کرکری ہو جاتی ہے حیلہ جوئی کرتا ہوا اب زبان کو باندھنے اور ہاتھوں کو کھلے رکھنے کی التجا کرتا ہے کہ بجائے تقریری کے تحریری مباحثہ ہونا چاہیئے اور علم کا پتلا جن تین مسائل میں بحث کرنے کو لکھتا تھا حیات۔ وفات مسیحؑ صداقت مسیح موعودؑ ان تینوں کو عیسائیوں کی طرح ایک ہی قرار دیتا ہے اسکے نزدیک حیات و وفات مسیح ناصری ایک ہی چیز ہے اگر بخیال احمدیاں یہ دو جدا گانہ بحثیں ہیں جو کئی الواقعہ ہیں تو پھر چودہ علوم کا ماہر اسی پر صداقت مسیح موعودؑ کی بحث کو قیاس کر کے لکھتا ہے کہ مسیح موعودؑ کے بارے میں بھی دو ہی بحثیں ہوں ایک صداقت مرزا صاحب دوم بطالت مرزا صاحب۔ قربان جایئے اس علم و فہم کے اور صدقے اس چودہ علمی کے جو بطالت مرزا صاحب بھی مدعیان صداقت کے مقابلہ میں ایک دعوی قرار دیتا ہے

بہر حال ہم تمام کی طرف سے اسکا یہ جواب دیا گیا ✤

ہمارا جواب

جناب مولوی صاحب بعد سلام مسنون آپکا خط ملا بہت خوشی ہوئی کہ آپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری مناظرانہ شرائط کو ایک مدت تک قبول کر لیا گو دو باتوں کی ترمیم آپکی طرف سے پیش کیگئی ہے لیکن اگر غور کیا جاوے تو کسی ترمیم کی ضرورت نہیں آپ تحریر کرتے ہیں کہ مباحثہ بجائے تقریری کے تحریری ہو مولوی صاحب آپ جانتے ہیں کہ تحریری مباحثہ میں تقریری کی نسبت بہت زیادہ وقت صرف ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم تقریری مباحثہ کرکے وقت کو ضائع کرنے سے بچا لیں۔ اور یہ جو آپنے لکھا ہے کہ تحریری مباحثہ اسلئے کرنا چاہیئے کہ مولانا مولوی غلام رسول صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے تحریری مباحثہ کیا تھا ایک عجیب بات ہے کیا ایک واقعہ کوئی اصول بن سکتا ہے؟ اس طرح پر تو میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ مباحثہ تقریری ہونا چاہیئے کیونکہ اُمرتسر ٹانڈہ میں حال ہی میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے مولانا مولوی حافظ روشن علیصاحب سے تقریری مباحثہ کیا تھا سو ایسا واقعہ اصول نہیں بن سکتا۔ مباحثات ہم میں اور آپ لوگوں میں مختلف وقتوں میں ہوئے تقریری بھی اور تحریری بھی سو میرے خیال میں ترمیم کی ضرورت نہیں۔ دوسری ترمیم آپنے یہ پیش کی کہ وفات وحیات کے مسئلہ پر دو بحثیں نہ ہوں ایک بحث کافی ہے لیکن یہ ترمیم بھی مناسب نہیں کیونکہ حیات و وفات دو مستقل مسئلے ہیں۔ حیات مسیحؑ کے اثبات کے تو یہ معنی ہیں کہ قرآن و حدیث سے وہ دلائل پیش کیجاویں جنمیں حیات مسیحؑ کا ذکر ہو اور ہم اسکی تردید کرینگے اور وفات مسیحؑ میں انکی حیات کے استدلال کی تردید نہ ہوگی بلکہ ان آیات کا ذکر ہوگا جنمیں قرآن نے کھلے لفظوں میں حضرت مسیحؑ ناصری کا ذکر کیا ہے اور آپ ان دلائل کی تردید کرینگے کیونکہ ہم یہ نہیں مانتے کہ حضرت مسیحؑ ناصری کی حیات قرآن سے ثابت نہیں بلکہ ہم کہتے ہیں علاوہ حیات کے عدم ذکر کے وفات کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے اسلئے یہ دو مستقل مسئلے ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ جو صاحب آپ سے مناظرہ کریں وہ علوم رسمیہ میں دستار سر رکھتے ہوں اسکا یہ جواب ہے کہ جہاں احقاق حق اور ابطال باطل مقصود ہو وہاں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ مقابل میں جو مناظر ہے وہ کسی یونیورسٹی کا سند یافتہ ہے یا نہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ علوم رسمیہ کا مدار عربی زبان پر ہے پس اگر آپ کی طرف سے علوم رسمیہ کی شرط بڑھائی جاتی ہے تو بہت بہتر ایک شرط ہم بھی اضافہ کرتے ہیں وہ یہ کہ مباحثہ عربی زبان میں ہو ہر مناظر فی البدیہ ایک ایک گھنٹہ **عربی میں تقریر کرے** جس سے اچھی طرح واضح ہو جاوے کہ علوم رسمیہ میں کون ماہر ہے اور کون نہیں

مباحثہ تحریری کے متعلق آپ کا منشاء بھی پورا ہو سکتا ہے اور وہ اس طرح کہ جسوقت کوئی فریق تقریر کر رہا ہو دو زود نویس تقریر لکھتے جائیں اور پھر یہ تحریریں بثبت دستخط جانبین طبع ہو کر شائع ہو جائیں ✦

ایڈیٹر۔ اس میں ہم نے مولوی صاحب کی اس خواہش کو مباحثہ تحریری ہو پورا کرنے کے لیئے وہ تجویز پیش کی ہے جس سے وقت بھی کم خرچ ہو اور تقریر کے ساتھ تحریر بھی ہوتی جائے۔ اور وفات وحیات مسیحؑ کے متعلق بدلائل بتلا دیا ہے کہ یہ دونوں بحثیں مستقل ہیں اگر مسیح موعودؑ کے متعلق بھی اسی پر قیاس کیا جاوے تو یہ قیاس مع الفارق ہوگا مسیح موعودؑ کی صداقت ہم نے ثابت کرنی ہے مولوی صاحب نے اسکی تردید کرنی ہے۔ اگر ہمارا دعویٰ ثابت ہو گیا تو قابل تسلیم ہوگا۔ اور اگر مولوی صاحب نے ہمارے دلائل کو توڑ دیا تو بقول مُلّاں سیالکوٹی کے بطلانِ مرزا صاحب خود بخود ہو گئی اسکے واسطے دو بحثیں صداقت و بطلانت کی جداگانہ نہیں ہیں۔ مگر افسوس کہ چودہ علوم کے ماہر نے اسکو بھی نہ سمجھا اور مندرجہ ذیل جواب دیا:۔

جواب مولوی صاحب

مکرمی جناب میر صاحب دام لطفہٗ

بعد سلام مسنون معروض آنکہ آپ کا والا نامہ ۳۰ پہنچا۔ لیکن افسوس آپنے میری مناسب و معقول ترمیم کو بھی منظور نہیں فرمایا۔ اور کوئی معقول وجہ بھی تحریر نہیں فرمائی۔ مکرما! مباحثہ کا تحریری ہونا نہایت ضروری ہے اولاً اسوجہ سے کہ الفاظ مقیدہ ہو کر کسی فریق کو انکار کی گنجائش نہیں دیتے۔ دیگر اسوجہ سے کہ وہ بحث غائبین کے لیئے بھی بعد طبع کے فائدہ رساں ہو سکتی ہے۔ ہم نے اپنے رقعہ سابق میں وشائۃً تو بجا دلادی تھی۔ لیکن آپ یہ عذر کرتے ہیں کہ تحریر میں وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ جناب من! یہ دین و ایمان کا معاملہ ہے۔ خرچ ہو تو ہو۔ کونسی مسافت ہے۔ نیز یہ کہ وقت کی عدد تو وہی رہے گی چھ گھنٹے یا بارہ گھنٹے۔ اتنے وقت میں دونوں بحثیں تحریر میں اگر سنائی جا سکتی ہیں آپکا عذر خاکسار کی نظر میں ایسا نہیں کہ اسپر اس مصلحت کو قربان کر دوں جو اوپر بیان کر چکا ہوں ✦

۲۔ مولوی غلام رسول صاحب کے مناظرہ کا حوالہ اسلئے دیا گیا تھا کہ وہ عمل میں آچکا ہے اس میں جو فائدہ پبلک حاضرین و غائبین کو پہنچا وہ معلوم ہے۔ لہٰذا اب اس طریق پر عمل کرنے میں حرج نہیں۔ یہ نظیر تھی نہ کہ اصل۔ نظیر و اصول میں فرق ہوتا ہے ✦

۳۔ آپنے معارضہ میں جو لکھا ہے مقام اڈمڑ ٹانڈہ میں تقریری بحث ہو چکی ہے اسکی نسبت گذارش ہے کہ یہ بھی مجھے ہی مفید ہے کیونکہ اس سے غائبین و حاضرین کو سوائے اسکے اور کیا حاصل ہوا کہ فریق نے ایسے بہت سے امور نقل کیئے جنکی تصدیق دوسرے فریق نے نہ کی۔ پس ایسی صورت کا غیر مفید ہونا ظاہر ہو گیا۔ نیز اس صورت میں میرا تجربہ ہے کہ امن قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور میں بے امنی کو پسند نہیں کرتا ✦

۴۔ حیات و وفات مسیح کو دو مستقل بحثیں بنانے میں تو آپنے خیر کچھ لکھ ہی ڈالا مگر معقول نہیں۔ لیکن دعویٰ مرزا صاحب کی نسبت جو میں نے گذارش کی تھی کہ اسے بھی دو بحثیں قرار دیجئے آپنے کچھ بھی نہیں لکھا۔ میں نے تو عرض کر دیا تھا کہ اگر پہلے امر کو دو بحثیں قرار دیتے ہیں تو دوسرے کو بھی دو ہی قرار دے لیں۔ تاکہ مساوی وقت مل سکے۔ یہ بھی آپکی غلط سے تھا۔ ورنہ خاکسار کے نزدیک تو دونوں امر ایک ہی بحث میں آسکتے ہیں۔ جناب مرزا صاحب نے اپنے دعوے کی بنا وفات مسیح علیہ السلام پر رکھی۔ جو آپکے دلائل کی ایک جز ہے۔ پس ہر دو امر ایک ہی بحث میں آسکتے ہیں۔ فافہم و تدبر۔

• دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیدفن مع فی قبری فأقوم انا وعیسیٰ بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر (مشکوٰۃ)

اس حدیث میں حضرت عیسیٰ السلام کی وفات بعد النزول کا ذکر ہے۔ پس حیات الی الآن ثابت ہے۔ اور چونکہ حضرت مرزا صاحب بجرہ منورہ میں مدینہ طیبہ میں دفن نہیں کیئے گئے اسلیئے بھی مرزا صاحب مسیح موعود نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ ضمیمہ انجام آتھم میں فرماتے ہیں کہ حدیث میں اس نکاح و مسیح موعود کی صداقت کی علامت خود حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ پھر یہی حدیث مذکور لکھی ہے۔ نیز اس حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول کے ۴۵ سال دنیا میں رہکر فوت ہونگے۔ اور جناب مرزا صاحب بعد دعوی مسیحیت ۴۵ سال تک زندہ نہیں رہے۔ پس ہر دو امر ایک ہی بحث میں آکر ایک ہی حدیث سے طے ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا انکو دو اور تین بحثیں کرنے کی ضرورت نہیں۔ خط سابق میں جو کچھ لکھا گیا تھا آپ کی پاس خاطر سے تنزلاً لکھا گیا تھا۔ کیونکہ (سچ کہتا ہوں کہ) سیالکوٹ کی جماعت احمدیہ میں سے آپکی عزت اس خاکسار کے دل میں بہت ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ جس امر میں آپ بیچ میں آجائیں وہ غیر معقول ہو یا ناقص دادھورا رہے۔ لہٰذا مجھے امید ہے آپ میری تجویز کو منظور فرما کر اجازت بخشیں گے ✦

۵۔ آپ فرماتے ہیں کہ جہاں احقاق حق منظور ہو وہاں نہیں دیکھا جاتا کہ فریق مقابل کسی یونیورسٹی کا سند یافتہ ہے یا نہیں۔ مکرما! بیشک ہرگز نہیں لکھا کہ یونیورسٹی کا سند یافتہ ہو۔ یونیورسٹی میں علم شرعیہ کہاں پڑھائے جاتے ہیں۔ علم شرعیہ مع انکے علوم خادمہ کے جاننے فرض ہیں۔ تب ہی تو انکے استدلال کا اعتبار ہو سکیگا اور وہ فریق ثانی کے دلائل کو سمجھکر جواب دے سکیگا یا تسلیم کریگا۔ ورنہ ایک علوم شرعیہ سے ناواقف اپنی ہٹ دھرمی کس طرح ہٹ سکتا ہے۔ پس اس سے گفتگو کرنے سے کیا حاصل۔ یہ امر بھی میرے خلاف قاعدہ نہیں لکھا تھا۔ اسکی معقولیت تو اوپر لکھ چکا ہوں۔ اب یہ لیجئے کہ مناظرہ کے لیئے فن مناظرہ کی کتب میں بالتصریح لکھا ہے کہ فریقین کا مساوی العلم ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ مناظرہ کیسے حلبت ناعلی ہوتے ہیں ✦

۶۔ اخیر میں آپنے علوم رسمیہ میں ماہر ہونے کو اس شرط پر مانا ہے کہ گفتگو عربی زبان میں ہو۔ تنزلاً مجھے یہ بھی منظور ہے۔ بشرطیکہ کسی ماہر فنون کے ساتھ تحریری طور پر ہو اس کی ضرورت اوپر عرض کر چکا ہوں۔

۷۔ تحریر کے اخیر میں آپنے فرمایا ہے کہ دو زود نویس لکھتے جائیں تو تحریر کا منشاء بھی پورا ہو سکتا ہے۔ تجربہ سے کہتا ہوں کہ عملی طور پر اس میں ابھی وہی دقت آکر پڑیگی جو محض زبانی گفتگو میں متصور ہے۔ کیونکہ زود نویسوں کی تحریر پوری اور صاف نہیں ہوتی۔ پس نظر ثانی کی حاجت باقی رہتی ہے۔ پس ہر شخص کو محدود اضافہ کا موقع مل سکتا ہے۔ اور اسمیں وقت بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ اور اگر ان تحریروں کی کتابت کی صفائی کسی اور وقت پر رکھی جائے تو فریق ثانی جواب کس طرح دیوے۔ نیز وہی مشکل ہوگی جو رامپور کے مباحثہ کے متعلق ہوئی کہ باوجود شاہی انتظام کے آجتک وہ مباحثہ چھپ نہ سکا۔ کیونکہ آپکی طرف کی ایک تحریر ملی نہیں تھی۔ اور پھر باوجود بار بار کے تقاضے کے بھی نہ ملی ✦

لہٰذا امید رکھتا ہوں کہ جناب میری گذارش کو معقول و مفید خیال کر کے منظوری کا شرف بخشیں گے ✦

ابراہیم علی الصباح ۱۶ مئی ۱۷ء

ایڈیٹر۔ مولوی صاحب! آپ تو ہاتھ پیر بندھوا کر صرف منہ کھلوانے کی درخواست کیا کرتے تھے کہ مجھے باندھکر احمدیوں کے پاس لیچلو صرف منہ کھلا رہے جس سے میں گفتگو کروں۔ اب یہ کیا مصیبت آئی کہ ہاتھ کھلواتے ہیں اور زبان کو بندھواتے ہیں۔ کل تو آپ یہ فرماتے تھے کہ احمدی اگر میرے ساتھ مباحثہ منظور کر لیں تو مجھے جو چاہو سزا دو۔ صرف اتنے جرم میں ہی کہ احمدیوں نے مباحثہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی سے منظور کر لیا مولوی ابراہیم صاحب اپنے لیئے سخت سے سخت سزائیں تجویز کرتے ہیں مگر جب آپکا یہ ادعا باطل ثابت ہو گیا اور احمدیوں نے مباحثہ منظور کر لیا تو اب بغلیں جھانکنے اور گریز کی راہیں تلاش کرنے لگے آپنے کہاں کا تجربہ مباحثات کا حاصل کیا ہے عمر بھر میں شاید کسی کوٹھڑی میں کسی سے مباحثہ کیا ہوگا ورنہ پبلک مباحثہ کرنا تو اہل علم و عقل کے سامنے آپکو ایک آدھ بار نصیب ہوا ہوتا ہوا ہوگا خیر اگر وہاں اگلی قلعی کھل گئی ہوگی اب پھر موقعہ آیا تھا کہ سیالکوٹ میں آپکے استدلال اور علم و کمال کا پردہ پھٹ جائے مگر آپ اپنی کمزوری کو تاڑ کر تقریری گفتگو سے جی چراتے ہیں جسکے لیئے پوری میں بند ہو کر سٹیج پر آنا قبول کرتے تھے کیا یہ ذلت نہیں؟ بہر حال ہم نے تا بدروازہ آپکو پہنچانا ہے۔ پیچھے مندرجہ ذیل جواب ملاحظہ فرمائیے اور آپنے جو مرزع جھوٹ رامپور کے مباحثہ کے متعلق یہ لکھا ہے کہ احمدیوں کی طرف سے ایک تحریر ملی نہیں تھی مناظرہ کرنیوالے سے حلفیہ تصدیق کراؤ جسکے نقش قدم پر آپ چل رہے ہیں کہ امرتسری مولوی نے کوئی تحریر مباحثہ کے متعلق دی تھی باوجود ہمارے تقاضے کے اپنی کوئی تحریر نہیں دی خیر ناظرین ہمارا جواب اسکے متعلق ملاحظہ کریں کہ کس فراخی سے ہم نے سیالکوٹی صاحب کی ضد کو بھی قبول کر دیا کہ مباحثہ تحریری ہو۔ ہم نے تحریری منظور کر لیا اور یہ رقعہ بھیجا۔

مباحثہ تحریری منظور

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی

ہم کو آپ کی خاطر ہر طرح سے منظور ہے تحریری بحث کرنا بھی منظور ہے آپ تشریف لے آویں شرائط طے کرنیکے بعد بحث آج ہی شروع ہو جائے۔

(چودھری) نصر اللہ خاں (پلیڈر) سیالکوٹ

ایڈیٹر۔ ہمارے ناظرین! دیکھئے ہم مولوی صاحب کی ہر ایک بات کو منظور کیئے جاتے ہیں وہ تقریری سے ڈر کر تحریری مباحثہ کرنا چاہتے ہیں محض اس خیال سے کہ حافظ روشن علی صاحب جسکو احمدی جماعت نے مباحثہ کے لیئے پیش کیا ہے وہ تقریری طور پر تو مجھے دبا لینگے تحریری پر تو دبا جائے حافظ صاحب تحریر کرنے سے معذور ہیں احمدی تحریری مباحثہ منظور نہیں کرینگے چلو اس طرح لوگوں میں پردہ پوشی ہو جائیگی اور فرار از مباحثہ کی ندامت نہ اٹھانی پڑیگی مگر جسکی تعلیوں پر آسمانی نفرین برسنے والی تھی وہ کب ٹل سکتی تھی یہ غلط منصوبہ بھی مولوی صاحب کا خاک میں مل گیا جبکہ ہماری جانب سے کھلے طور پر لکھ دیا گیا کہ تحریری بحث کرنا بھی منظور ہے آپ تشریف لے آویں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسپر دیکھئے کہ مولویصاحب کیا کیا مذبوحی حرکات کرتے ہیں اور اس پیالہ کو کن کن حیلوں سے ٹالنا چاہتے ہیں چنانچہ انکا جواب مندرجہ ذیل ملاحظہ کرو ؛

سیالکوٹی کی مذبوحی حرکات -

باسمہ

مکرمی جناب چودھری صاحب دام مکرمہ

بعد سلام مسنون آنکہ الحمد للہ کہ آپنے تحریری مباحثہ منظور فرمالیا لیکن یہ تصریح فرمائی کہ تحریریں عربی زبان میں ہونگی یا اردو میں - تاکہ کتب ضروریہ لیکر حاضر ہوں - نیز آپنے فرمایا ہے کہ بحث بعد شرائط طے ہونے کے شروع ہوگی - جواباً معروض ہے کہ شرائط تو وہی ہیں جنمیں سے کچھ پہلی خط و کتابت میں طے ہو چکی ہیں، اور دو باقی ہیں کہ مباحثہ تحریری ہو یا تقریری سو اسکے لیئے بھی آپنے منظوری دیدی کہ تحریری ہوگا - باقی رہا یہ امر کہ حیات حضرت مسیحؑ اور دعوی جناب مرزا صاحب دونوں کے لیئے مساوی وقت رہیگا یعنی یا تو ہر دو کو دو دو مضمون کر کے مباحثہ ہو یا ایک ایک سمجھکر سو اسکی نسبت جناب نے تصریح نہیں فرمائی - میرے خیال میں انکے علاوہ دیگر شرائط رقعات سابقہ میں نہیں ہیں - اگر کوئی شرط ضروری ہو تو مباحثہ امرتسر کی شرائط میں سے اضافہ کر لیجائے - انکے سوا اور کوئی شرط نہیں ہوگی - جواب جلد عنایت ہو ؛

خاکسار ابراہیم ۲۷ - مئی سنہ ۱۹۱۷ء

ایڈیٹر - مولوی صاحب نے جو شرائط تقریری مباحثہ کے واسطے لکھی گئی تھیں وہی تحریری کے واسطے کافی سمجھکر تھکا نہ لکھدیا کہ " اگر کوئی شرط ضروری ہو تو مباحثہ امرتسر کی شرائط میں سے اضافہ کر لیجائے انکے سوا اور کوئی شرط نہیں ہوگی " بھلا کوئی پوچھے کہ ایسا حکم دینے کا آپ کو حق کیا ہے ؟ اور مباحثہ امرتسر اسوہ حسنہ کیوں قرار دیا جاتا ہے - ہر جگہ کے حالات مختلف ہر مباحثہ کی صورت مختلف ہر مناظر کی حیثیت مختلف - بعض باتیں امرتسر کے مقابلہ میں ضروری ہوتی ہیں جنکو شرائط میں داخل کرنا پڑتا ہے اور وہ کسی دوسرے مناظر کے واسطے غیر ضروری ہوتی ہیں - بعض باتیں آپکے واسطے بطور شرائط لازمی ہوتی ہیں جو دوسرے کیواسطے ضروری نہیں پھر امرتسری مباحثہ کی شرائط کی پابندی کیوں - بہرحال ہماری طرف سے جو جواب دیا گیا اُس پرچہ کی نقل دستیاب نہیں ہوئی مولوی صاحب کے جواب سے اُس کا پتہ لگ جاتا ہے کہ ہم نے کیا لکھا تھا ہاں ہم نے یہ لکھا تھا کہ تحریری مباحثہ کے پرچہ ہائے مصدقہ فریقین کے خرچ سے ایک جگہ طبع کرائے جائیں اور اسکے لیئے ۵۰ روپیہ پیشگی مولوی صاحب ہمارے جمع کر دیں - یہ آسانی کیلیئے ایسا لکھا گیا تھا تاکہ مختلف طور پر مباحثہ نہ شائع ہو فریقین کی رضامندی سے ایک جلد میں بتصدیق فریقین شائع ہو اور خرچ بھی مشترکہ ہو - اور ہم نے اپنی تجویز یہ پیش کی تھی کہ اسکا اہتمام ہم کرینگے - اس کے مقابلہ میں مولویصاحب کا حق تھا کہ اس تجویز کے مقابلہ میں اپنا اہتمام ہونا پیش کرتے اور خود چھپوانیکا ذمہ لیکر ہم سے ۵۰ روپیہ مانگ لیتے - مگر مولوی صاحب تو چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ مباحثہ سر سے ٹل جائے اسلیئے حیلے نکالتے ہیں - اور اب پریسیڈنٹ کا جھگڑا ڈالکر یہ پیالہ ٹالتے ہیں دیکھو انکا مندرجہ ذیل جواب :-

سیالکوٹی کا جواب

باسمہ سبحانہ

بخدمت مکرمی جناب چودھری نصر اللہ خانصاحب دام لطفہٗ - بعد سلام مسنون آنکہ آپکا کارڈ انتظار کے بعد ملا - جب آپنے سب شرطیں منظور کرلیں تو اخیر میں چالیس روپے پیشگی داخل کرنیکی جو نئی شرط لگادی اسکی معقولیت میں نہیں سمجھ سکا - اور نہ اس امر کو سمجھ سکا ہوں کہ سب پرچوں کا آپ ہی کو امین بناؤں اور کاغذات کے طبع کرنیکا اہتمام بھی آپ ہی کے سپرد کر دوں - دیگر یہ کہ رقعات سابقہ جنمیں جناب میر حامد شاہ صاحب نے شرائط ذکر کی تھیں اور ان سب کا فیصلہ ہو چکا ہے یہ بات مذکور نہیں - لہٰذا بغیر اسکی معقولیت ثابت ہوئے کے اسے ماننے کو تیار نہیں - آپ اپنے پرچوں کے امین رہیں اور میں اپنے پرچوں کا - یعنی جو پرچہ میں آپ کو لکھکر دونگا اسکی نقل اپنے پاس رکھ لوں گا - اسی طرح آپ بھی اپنے پرچے کی نقل اپنے پاس رکھ لیں - اسی طرح آپکے سب پرچے مع اپنے سب پرچوں کے میرے پاس بھی جمع ہو جائینگے اور میرے سب پرچے مع آپکے اپنے پرچوں کے آپکے پاس بھی جمع ہو جائینگے - پھر فریقین اپنے اپنے طور پر طبع کرا سکتے ہیں - جیسا کہ امرتسر کے مباحثہ میں ہوا - پس یہی طریق معقول ہے ؛ اسکے سوا دوسرا طریق جو آپ پیش کرتے ہیں میرے نزدیک مشکوک ہے - معارضہ میں میں کہہ سکتا تھا کہ آپ میرے پاس سب پرچے کیوں جمع نہ کرادیں - اور کیوں رقم مقررہ بھی داخل نہ کر دیں لیکن چونکہ میں اسے معقول نہیں جانتا اسلیئے اسے پیش نہیں کر سکتا - رہا آپکا یہ کہنا کہ اسمیں اگر ترمیم کی جائیگی تو خاکسار کی گریز سمجھی جائیگی سو یہ تو آپکی جماعت کی پرانی عادت ہے نیز ہر فریق دوسرے کو ایسا کہہ سکتا ہے دیکھنا تو یہ ہے کہ معقول تجویز کون پیش کرتا ہے اور غیر معقول بات پیش کر کے کون گریز کی راہ نکالتا ہے ؛ ابراہیم سیالکوٹی ۲۷ - مئی سنہ ۱۹۱۷ء بوقت ۴ بجے

مکرر یہ کہ جب ہماری جماعت کے لوگوں کا انتظام آپ ہمارے سپرد کرتے ہیں تو ہماری طرف سے بھی ایک پریزیڈنٹ کیوں نہ ہو - تاکہ فریقین کے کاغذات بدستخط میر مجلسان فریقین ہر ایک فریق کے حوالے کیئے جائیں جیسا کہ امرتسر میں ہوا - خاکسار ابراہیم تحریر مذکور - ۲۷ مئی سنہ ۱۹۱۷ء

ایڈیٹر - مولویصاحب کی یہ درخواست بھی ہم نے منظور کر لی کہ فریقین اپنے اپنے طور پر مباحثہ چھپوالیں اور روپے نہ لیں بھی ہم نے منظور کر لیئے تاکسی طرح مباحثہ ہو جائے - چنانچہ مندرجہ ذیل جواب ہم نے لکھا ؛

آؤ مباحثہ کرو

مولویصاحب - سلام مسنون -

(۱) اگر آپ اس مفید تجویز کو کہ فریقین کے پرچے مشترکہ خرچ سے ایک جگہ طبع ہوں پسند نہیں کرتے اور یہی آپ کا منشاء ہے کہ فریقین اپنے اپنے پرچوں کو طبع کرنیکے مجاز ہونگے تو ہم آپکی یہ شرط بھی منظور کر لیتے ہیں تاکہ آپکو کوئی حیلہ مانع نہ ہو - اور آپ اپنا ہم اپنا مباحثہ بلا کسی ترمیم کے چھپوالیں گے - جو آپکا دستخطی اور ہمارا دستخطی مصدقہ ہوگا - اور ہم آپسے روپیہ نہیں لیتے ؛

(۲) پریسیڈنٹ جلسے کے متعلق کوئی ترمیم منظور نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ ساڑھے ۶ بجے تشریف لے آویں۔ تاکہ مباحثہ شروع ہو جائے۔ دستخط چودھری نصر اللہ خاں پلیڈر پریذیڈنٹ جلسہ

ایڈیٹر - مولویصاحب ایسے دلیر کہاں تھے کہ مباحثہ کے میدان میں نکل آتے۔ آپنے بظاہر تو آمادگی دکھائی مگر اس کا جواب مندرجہ ذیل پھر ایسا دیا جو مباحثہ باوجود منظوری تمام شرائط کے بھی نہ ہونا پائے اور یہ عجیب و غریب عذر کیا کہ مولویصاحب کے ہمراہیوں کے امن کا انتظام احمدیوں کے ذمہ ڈالا۔ اسمیں جو ارادہ مخفی فساد کا مولوی صاحب نے سوچ رکھا تھا اسکا اظہار ہے۔ آپنے یہ خوب سوچ لیا تھا کہ غیر احمدیوں کے امن کا احمدیوں کو ذمہ وار گردان کر فساد کرا دیں اگر یوں مباحثہ جان کو آگیا کہ جلسہ گاہ میں پہنچکر مباحثہ کو بند کر دینا کونسا مشکل کام ہے ایک اشارہ پر سارا جلسہ درہم برہم کر دیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی بلا ہمارے سر پر منڈھتے ہیں اور اپنی بے سُری فوج کی کمان ہمارے ذمہ ڈالتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ ایسے منصوبے کب چلنے دیتا ہے۔ وہ ہماری مدد پر ہمارا نام معین ہے اُس نے ہمیں اس منصوبہ سے آگاہ کر دیا۔ مولویصاحب نے ہمارے رقعہ بالا کا مندرجہ ذیل جواب دیکر جان بچانی چاہی ؎

سیالکوٹی کا منصوبہ

مکرمی جناب چودھری صاحب زاد مکرمتہ۔ بعد سلام مسنون آنکہ خاکسار آنے کو تیار ہے۔ آپ ہمارے لیئے سٹیج تیار رکھیں۔ لیکن افسوس آپنے ایک ہمارا بھی پریزیڈنٹ ہونا منظور نہیں فرمایا اور نہ اسکی معقول وجہ پر غور کی۔ سو اتنی گذارش ہے کہ اگر ہمارا کوئی پریزیڈنٹ نہیں ہوگا تو مجلس کا سارا انتظام امن وغیرہ کا آپکے ذمہ ہوگا۔ دو حرفہ جواب لکھ بھیجیں تاکہ فوراً حاضر ہو جاؤں۔ ۶ بجے ۲۷/۱۲ ۲۷

ابراہیم

ایڈیٹر - اس کا فوراً ہی جواب ہم نے بھیجدیا جو یہ ہے۔

ہمارا جواب

مولویصاحب! جواب آپکی درخواست سٹیج وغیرہ کے واضح ہو کہ پریسیڈنٹ ذمہ واری حفظ امن کی واسطے نہیں بلکہ صرف مناظرین کو شرائط سے متجاوز نہ ہونے دینے اور تہذیب کا پابند رکھنے کے لیئے ہے۔ ہماری طرف سے اپنی جماعت کے حفظ امن کا ذمہ وار میں ہوں۔ اسی طرح آپکے ہمراہیوں کا کوئی شخص ذمہ وار ہو اور وہ اپنی دستخطی تحریر اپنے فریق کی طرف سے حفظ امن کی آپکی مصدقہ بھیجدے۔ سٹیج کے لیئے ایک میز تین کرسی آپکے واسطے رکھدی جائینگی ۲۷/۱۲ ۲۷

(چودھری) نصر اللہ خاں پلیڈر

ایڈیٹر - اس رقعہ کے بعد عوام میں چرچا تھا کہ مولویصاحب اب مباحثہ کرنیکو آتے ہیں مگر ہم پہلے سے تاڑے ہوئے تھے کہ مولویصاحب کو اگر کاٹ بھی دو تب بھی مباحثہ کے لیئے نہ نکلیں گے وہ دکھانے کے دانت تھے جو مولویصاحب نے لوگوں کے سامنے کر رکھے تھے کھانے کے دانت ٹوٹ چکے تھے اور میدان مباحثہ میں آنا کارے دارد تھا آخر وہی بات ہوئی جس کا ہمیں خیال تھا اور مولویصاحب نے ذیل کا رقعہ لکھا۔

سیالکوٹی کا پائے فرار

مکرمی جناب چودھری صاحب زاد مکرمتہ۔ بعد سلام مسنون آنکہ آپکے رقعہ دیکھکر میں چلنے ہی لگا تھا کہ منشی حمید اللہ حوالدار پولیس مع چند کنسٹبلوں کے میرے پاس پہنچا اور انہوں نے انسپکٹر صاحب پولیس کی طرف سے مجھے یہ پیغام پہنچایا کہ فریقین اپنی اپنی جگہ پر بیٹھکر تحریری مباحثہ کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہی پیغام جماعت احمدی کو بھی دیئے جاتے ہیں لہٰذا مکلف ہوں کہ مہربانی فرماکر واپسی جواب دیں کہ انسپکٹر صاحب کا یہ پیغام آپ کو پہنچ گیا ہے۔ ۲۷/۱۲ ۲۷ ۷ بجے شام

ابراہیم

ایڈیٹر - لیجئے حضرات! ابتو جناب عمدۃ المتکلمین زبدۃ المحققین احسن المناظرین بقیۃ السلف حجۃ الخلف مولوی ابراہیم بحال مقیم مباحثہ زباد مخالف سے اپنا دماغ خالی کر کے چار جانب نظر یاس ناظر ہیں کہ کوئی ہمدرد خیر خواہ ملے ایسا نظر آجائے جو اس کنجوئہ مناظرہ سے جان چھڑائے آخر اپکی اس حالت یاوسی پر عبید اللہ صاحب حوالدار نے ترس کھا کر مشورہ دیا کہ جناب والا احمدیہ جلسہ گاہ میں تشریف لیجانیکی تکلیف ہی نہ گوارا فرمائیں گدی پر ہی تکیہ لگائے اپنی گلی میں بیٹھے دھنائیں۔ مولویصاحب کو یہ نسخہ کارا سہارا ڈوبنے سے کب بچا سکتا تھا۔ آپ اس بیقراری میں اپنے مدمقابل سے بھی اطمینان کلی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور گھبرا کر فرماتے ہیں کہ "واپسی مہربانی فرماکر جواب دیں کہ انسپکٹر صاحب کا یہ پیغام آپکو پہنچ گیا ہے"۔ سیالکوٹی ملاں اتنا نہیں سمجھتا کہ انسپکٹر صاحب کو ایسی صورت میں جبکہ احمدی اپنی جماعت کے حفظ امن کی تحریری ذمہ واری دے چکے ہیں ایسا حکم دینے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم کو کوئی حکم پولیس کی طرف سے ایسا نہیں پہنچا تھا جس کا منشا یہ ہو کہ ہم مولویصاحب سے اپنی جلسگاہ میں باوجود پوری ذمہ واری حفظ امن کا تحریری اقرار لکھ دینے کے مباحثہ نہ کریں چنانچہ ہم نے مولویصاحب کو آخری جواب انکے مطالبہ کا حسب ذیل دیا۔

ہمارا آخری جواب

مولویصاحب بعد سلام مسنون آنکہ ہمکو کوئی تحریری یا زبانی حکم ممانعت مباحثہ کے متعلق پولیس سے موصول نہیں ہوا اگر آپکو ممانعت پر مشتمل کوئی حکم پہنچا ہو تو آپ اسکی تعمیل جس رنگ میں کرنا چاہتے ہیں کریں اور اس سے ہمیں اطلاع دیں۔ کہ آیا آپ پہلے آنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اگر آپ آنا نہیں چاہتے تو ہم اپنے جلسہ کی کارروائی کو بدستور شروع رکھیں اگر آپ آنا چاہتے ہیں تو آپ غیر احمدیوں ہمراہیوں اپنوں کے حفظ امن کی ذمہ واری کا تحریری رقعہ ہمارے پاس بھیجدیں جیسا کہ ہم پہلے بھیج چکے ہیں ؎ (چودھری) نصر اللہ خاں پلیڈر

ایڈیٹر - اس رقعہ کا پہنچنا تھا کہ مولویصاحب کی ساری امیدیں ٹوٹ گئیں اور بحال پریشان آپنے کھلم کھلا مناظرہ سے انکار کر کے اپنی مولویت پر فرار از مباحثہ کا سیاہ بدنما داغ ایسا لگا لیا کہ اب عمر بھر دھویا کریں تو یہ دھبہ انکی پیشانی سے دور نہ ہوگا۔ ناظرین! دیکھئے سیالکوٹی چودہ علوم کے ماہر اور تحریری بحث کرنیوالے مناظر نے کس حواس باختگی سے یو لون الدبر کا نظارہ پیش کیا۔ اور مندرجہ ذیل رقعہ بھیجکر احمدیوں کی فتح بین پر مہر لگا دی۔ الحمد للہ علی احسانہ

سیالکوٹی کا واقعی فرار

مکرمی جناب چودھری صاحب دام لطفہ

بعد سلام مسنون آنکہ انسپکٹر صاحب پولیس کا جو حکم مجھ پہنچا ہے اسکی نسبت آپ انسپکٹر صاحب سے دریافت کر سکتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی شخص بھی حکام کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ سیاست میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ انتظام قیام امن و امان صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر اور محکمہ پولیس کا کام ہے ۔ خاکسار ابراہیم۔ ۱۷/۵ ۷ بجے ۷½ بجے شام

ایڈیٹر۔ کیا مزے کی بات ہے آپ فرماتے ہیں کہ "انسپکٹر صاحب کا جو حکم مجھ پہنچا ہے اسکی نسبت آپ انسپکٹر صاحب سے دریافت کر سکتے ہیں"۔ مگر اس حکم مجریہ پولیس کی نقل کے ہماری پاس نہیں بھیجدیتے کہ جس سے ہمیں معلوم ہو جائے کہ واقعی انسپکٹر صاحب نے مولویصاحب کا گلا دبا دیا ہے۔ ایسے حکم زبانی تو نہیں ہوا کرتے تحریری ہوتے ہیں اگر پولیس کسی جلسہ کی ممانعت کرتی ہے تو تحریری حکم بایں جلسہ کے نام صادر کرتی ہے نہ کہ زبانی مشورے۔ آپکے اگر راہ فرار کی تلاش نہ تھی اور دل سے جرأت مباحثہ ہوتی تو پولیس سے دو حرفہ حکم مباحثہ کی بندش کا حاصل کر کے ظاہری طور پر تو اپنی صفائی اور فرار از مناظرہ کے الزام کا ڈیفنس اسکے ذریعہ کر سکتے تھے۔ نہ کہ انسپکٹر صاحب کے ایسے حکم کو جو مولویصاحب کے کان میں سنایا گیا تھا بطور حیلہ پیش کریں اور ہمیں حکم دیں کہ ہم جا کر انسپکٹر صاحب سے آپکی گریز کا حال دریافت کریں۔ صاف اور سیدھی بات ہے کہ کوئی حکم تحریری باضابطہ پولیس نے آپکو نہیں دیا کہ باوجود قیام حفظ امن کے جبکہ فریقین اپنے اپنے گروہ و حاضرین جلسہ کے حفظ امن کے تحریری طور پر ذمہ دار ہوں ایک مذہبی جلسہ کو جسکا پولیٹکل معاملات سے کچھ تعلق نہیں بند کر دے۔ یہ صرف ایک نہایت نامعقول عذر ہے جسکی آڑ میں مولویصاحب اپنی روسیاہی کو چھپانا چاہتے ہیں۔ اور یہ آپکے تکبر و غرور کا قرار واقعی علاج ہوا ہے کہ ساری شیخی مباحثہ و مناظرہ کرنیکی کرکری ہو گئی امید ہے کہ اگر عبرت و تقویٰ آپکو کچھ ہے تو آئندہ کبھی بھی اس طرح احمدیوں کے منہ نہ آئینگے ورنہ پھر اس سے بڑھکر منہ کی کھائینگے ؛

۲۷۔ مئی کا جلسہ

اوپر اختصار کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا کو کیطرح مباحثہ تقریری و تحریری سے باوجود استدعاء خود انکار و فرار ہدیہ ناظرین کیا گیا ہے۔ اب ۲۷ مئی کو جو حسب پروگرام ہمارے لیکچر تبلیغی ہونے تھے وہ بھی باوجود سیالکوٹی کی طرف سے منصوبہ بازیوں کے کہ کسی طرح یہ لیکچر نہ ہوں نہایت کامیابی کے ساتھ پہلے دن سے بڑھ چڑھ کر ہوئے اور سامعین کی حاضری آج اسقدر ہو گئی تھی کہ تمام فرش جو دریوں کا تھا اور جسقدر کرسیاں تھیں سب پر ہو چکا تھا اور سامعین کی کثیر تعداد تینوں طرف کرسیوں کے پیچھے دو دو تین تین قطار میں کھڑی تھی۔ آج پہلا لیکچر خاکسار ایڈیٹر فاروق کا صبح ۷ بجے سے وفات مسیح پر ہوا جو خدا کے فضل سے مفید تھا۔ اس لیکچر کے بعد فخر قوم چودھری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لا کا انگریزی لیکچر اسلام اور عیسائیت کے مقابلہ تھا چودھری صاحب کے لیکچر کا شروع ہونا تھا کہ انگریزی دان پبلک کافی تعداد میں جمع ہو گئی جسمیں ایک دو پادری صاحب یوروپین بھی تھے۔ چودھری صاحب نے قریباً اڑھائی گھنٹہ سے زیادہ انگریزی میں تقریر کی اور بعد میں خلاصہ اپنے لیکچر کا انگریزی نہ سمجھنے والے حاضرین کی خاطر اردو میں بیان فرمایا۔ لیکچر کی روانی جو زبانی تھی نہ کہ تحریری خاص روح القدس کی تائید سے تھی۔ آپکا طرز ادا اسقدر پیارا اور دلکش تھا کہ جو لوگ انگریزی نہ جانتے تھے وہ محض آپ کی طرز بیانی پر ایسے محو ہو رہے تھے کہ ایک فرد بھی نہ چاہتا تھا کہ اٹھکر چلا جائے۔ مضمون میں آمد نہ تھی بلکہ خداداد آمد تھی۔ اور وہ وقت پر اکر نیکے لیئے نہ تھی بلکہ ایک ایک فقرہ اور جملہ اپنے اندر صداقت اسلام کا زوردار الفاظ میں اظہار کر رہا تھا۔ مجھے اپنے پیارے اور عزیز بھائی چودھری نصر اللہ خانصاحب (خدا تعالیٰ آپکی عمر و دولت و علم و ایمان و تقویٰ میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ آمین) کی دہلی کے جلسہ میں تقریر سننے کا موقعہ ملا تھا وہاں بھی آپکی تقریر تمام و کمال ختم ہوئی تھی اور سب کے دنگ کرتی تھی اب دوبارہ مجھے آپکی انگریزی تقریر کے سننے کا شرف حاصل ہوا جسکو پہلے سے زیادہ کامیاب پایا الحمد للہ علیٰ احسانہ۔ آپکی تقریر پر پہلا حصہ پروگرام کا ختم ہوا۔ بعد ازاں کھانا کھانے اور نماز کے لیئے جلسہ برخاست کیا گیا۔ ۴ بجے بعد دوپہر سے پھر لیکچر شروع ہوئے اور حضرت مولوی شیر علیصاحب بی۔ اے کا انگریزی لیکچر ہوا مگر انگریزی دان سامعین کی کمی کی وجہ سے تھوڑی دیر بعد آپنے انگریزی لیکچر بند کر دیا اور آپکے بعد مکرمی شیخ عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل کا عربی لیکچر تھا آپنے عربی فصیح و بلیغ تقریر شروع کی مگر افسوس کہ سیالکوٹ عربی دان مسلمانوں سے بالکل خالی ہے۔ سامعین نے درخواست کی کہ ماشاء اللہ مولوی صاحب عربی زبان میں بے ساختہ تقریر کرتے ہیں جو نہایت ہی فخر کا موجب ہے مگر ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم لوگ اپنی اسلامی زبان سے بالکل ناآشنا ہیں ہاں بجائے عربی کے اگر ہماری زبان میں کوئی تقریر ہو تو مفید ہو گی حاضرین کی یہ عاجزانہ التجا منظور کر کے مولویصاحب نے عربی تقریر بند کر دی اور آپکے بعد مکرمی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی مشہور واعظ و مبلغ سلسلہ احمدیہ نے ٹھیٹھ پنجابی میں قریب ایک گھنٹہ تقریر فرمائی جس سے سامعین پر خوب اثر ہوا۔ آپکے بعد سیالکوٹ کے مبلغ حکیم مولوی خلیل احمد صاحب مونگیری نے اپنا لیکچر شروع کیا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں پر تھا۔ حکیم صاحب ایک نہایت خوش بیان فصیح تقریر کرنیوالے لیکچرار ہیں آپنے بوجہ کمی وقت اپنے تیار کردہ مضمون کا کچھ حصہ بیان فرمایا اور لیکچر ختم کر دیا آپکے بعد فوراً بیقرار کی کارروائی سننے کے لیئے جلسہ میں کثیر سامعین حاضر تھے اور بار بار درخواست کرتے تھے کہ ابراہیم صاحب کے مباحثہ کا انجام جو کچھ ہوا اس سے آگاہ کیے جائیں۔ حاضرین کی اس درخواست کے مطابق خاکسار ایڈیٹر فاروق نے تمام خط و کتابت کا خلاصہ جو مناظرہ کے متعلق مولویصاحب سے ہوئی تھی سنایا اور بعد ازاں اخی المکرم میر حامد شاہ صاحب نے اپنی مطبوعہ دعا منظوم پڑھکر اور بارگاہ الٰہی میں دعا ترقی اسلام فرما کر گورنمنٹ اور حاضرین کے شکریہ پر جلسہ کا اختتام فرمایا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ والسلام

۲۸۔ مئی کو تمام مہمان رخصت ہو کر اپنے اپنے گھروں کو گئے اور سیالکوٹ کے کوچہ و بازار میں سیالکوٹی کا فرار زبان زد عام و خاص ہو گیا ؛